بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

ترجمہ

اصول کافی جلد اوّل

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی امروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
باب ۲۳	اخذ بالسنۃ و شواہد کتاب	۱۴۰
	کتاب التوحید	
باب ۱	حدوث عالم و اثبات المحدث	۱۴۵
باب ۲	اس کا بیان کہ اللہ شے ہے	۱۶۳
باب ۳	وہ نہیں پہچانا گیا مگر اپنی ذات سے	۱۶۷
باب ۴	ادنے معرفت	۱۶۹
باب ۵	باب المعبود	۱۷۱
باب ۶	باب الکون و المکان	۱۷۳
باب ۷	باب النسبت	۱۷۸
باب ۸	کیفیت میں کلام کرنے کی ممانعت	۱۸۰
باب ۹	ابطال رویت	۱۸۴
باب ۱۰	اس وصف کی نہی جو خدا نے اپنے لیے نہیں بیان کیا	۱۹۳
باب ۱۱	نہی جسم و صورت	۱۹۹
باب ۱۲	۔۔۔م۔ صفات الذات	۲۰۴
باب ۱۳	تتمہ باب سابق	۲۰۸
باب ۱۴	ارادہ صفات فعل سے ہے اور تمام صفات فعل	۲۱۰
باب ۱۵	حدوث الاسماء	۲۱۵
باب ۱۶	اسماء کے معنی اور ان کا اشتقاق	۲۱۹
باب ۱۷	تتمہ باب سابق۔ اسمائے اللہ اور اسمائے مخلوق کے معنی میں فرق	۲۲۶

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
باب ۱۸	تاویل لفظ صمد	۲۳۴
باب ۱۹	حرکت و انتقال	۲۳۷
باب ۲۰	بیان عرش و کرسی	۲۴۳
باب ۲۱	بیان روح	۲۵۳
باب ۲۲	جوامع التوحید	۲۵۵
باب ۲۳	باب النوادر	۲۶۱
باب ۲۴	باب البداء	۲۶۹
باب ۲۵	سات چیزوں کے بغیر آسمان و زمین میں کچھ پیدا نہیں ہو سکتا	۲۸۴
باب ۲۶	باب مشیت و ارادہ	۲۸۶
باب ۲۷	ابتلاء و اختیار	۲۹۱
باب ۲۸	سعادت و شقاوت	۲۹۱
باب ۲۹	خیر و شر	۲۹۴
باب ۳۰	الجبر و القدر و الامر بین الامرین	۲۹۹
باب ۳۱	الاستطاعۃ	۳۰۵
باب ۳۲	بیان و تعریف و لزوم حجت	۳۰۹
باب ۳۳	تتمہ باب سابق	۳۱۲
باب ۳۴	مخلوق پر خدا کی حجتیں	۳۱۳
باب ۳۵	ہدایت من جانب اللہ ہے	۳۱۵

اور کتابوں کا نازل کرنا وغیرہ

چھٹے۔ امضا یعنی نظام عالم کو باقی رکھنا اس وقت تک کہ اس کا فائدہ مرتب ہو۔

خلاصہ یہ ہے کہ اوّلاً علم الٰہی ہے دوسرے مشیّت تیسرے ارادہ چوتھے تقدیر پانچویں قضا چھٹے امضا یعنی اس عالم کون و فساد میں جو امور واقع ہوتے ہیں وہ مذکورہ بالا چیزوں کے تحت ہیں ان میں بعض کا علم خدا نے اپنے بندوں کو دیا ہے بعض کا نہیں۔ پس جو امر بندوں کے علم و گمان کے خلاف ظہور میں آئے اس کو بداء کہتے ہیں۔

مسئلہ بداء: یہودیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ دنیا کو ایک بار ایجاد کرنے کے بعد خدا معطل ہو گیا اب وہ کچھ نہیں کرتا۔ قرآن اسی کی حکایت یوں کرتا ہے یہودیوں نے کہا "ید اللہ مغلولۃ" (خدا کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں) جواب میں فرمایا انہی کے ہاتھ بندھیں، ان کی اس گفتار پر لعنت۔ "بل یداہ مبسوطتان" (بلکہ اللہ کے ہاتھ تو کھلے ہوئے ہیں) "کل یوم ھو فی شان" (ہر روز اس کی ایک نئی شان) فلاسفہ کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا، عقل اوّل نے عقل دوم کو اسی طرح عقول عشرہ کی خلقت ہوئی اور یہی دنیا کا کاروبار چلانے والے ہیں خدا کا اب کسی کام سے تعلق نہیں۔ اسلام کے نزدیک یہ دونوں عقیدے باطل ہیں حقیقت یہ ہے کہ جو افعال انسان کے ارادہ و اختیار سے متعلق ہیں خدا کا ان سے کوئی تعلق نہیں البتہ اچھے اور برے افعال کی جزا اور سزا کا تعلق اس سے ہے نیز یہ کہ ایسے امور میں بداء واقع ہوتا ہے یعنی جو بات بندوں کے وہم و گمان میں نہیں ہوتی خدا کی طرف سے وہ ظاہر کی جاتی ہے۔ علم الٰہی کی دو صورتیں ہیں ایک کا نام لوح محفوظ ہے یعنی وہ امور جن کا علم خدا کے سوا کسی دوسرے کو ہے ہی نہیں۔ دوسرے لوح محو و اثبات "یمحو اللہ ما یشاء و یثبت و عندہ ام الکتاب" ہے فرشتوں اور انبیاء کا علم اسی سے متعلق ہے اس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے لیکن اس کا علم خدا کے سوا کسی دوسرے کو نہیں ہوتا یہ تبدیلی کسی خاص مصلحت کی بنا پر کسی شرط کے تحت واقع ہوتی ہے اس شرط کا علم انبیاء اور ملائکہ کو نہیں ہوتا۔ مثلاً لوح محو و اثبات میں ایک شخص کی عمر پچاس سال ہے انبیاء کے علم کا تعلق چونکہ اسی لوح سے ہے لہٰذا ایک نبی اسی علم کی بنا پر کسی کو خبر دیتا ہے کہ وہ فلاں وقت مر جائے گا لیکن وہ نہیں مرتا جس کی وجہ یہ ہے کہ اس مرگ کے ساتھ علم الٰہی میں ایک شرط لاحق تھی جس کا علم خدا کے سوا کسی کو نہ تھا اور وہ شرط یہ تھی کہ اگر وہ شخص صدقہ دے گا تو یہ بلا ہٹ جائے گی یا صلۂ رحم کرے گا تو اس کی عمر میں اتنے سال بڑھ جائیں گے چنانچہ جب یہ صورت پیش آئے تو اس کو بداء کہتے ہیں اس سے ایک تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا معطل نہیں وہ اپنے علم بالذات کا اظہار کرتا رہتا ہے دوسرے یہ پتہ چلتا ہے کہ اللہ اور بندوں کے علم میں کیا فرق ہے تیسرے جس مصلحت کی بنا پر بداء ہوا ہے لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچے۔ چوتھے انبیاء اس کی طرف اپنے علم میں محتاج رہیں اور [illegible]

دیدہ فیہا۔

پیدا ہے نہ خدا کو علم لازم آتا ہے نہ پہلے عمل پر پچھتانا یا اپنی غلطی کا احساس کرکے اس کی اصلاح کرنا جیسے کہ حضرات اہلسنت نے بداء کا غلط مفہوم سمجھ کر ہم پر اعتراض کیا ہے معاذ اللہ بداء کی یہ صورت ہو تو ذرا بتائیں کہ شریعتوں کا نسخ ہونا کیا معاذ اللہ اسی بناء پر ہے کہ خدا نے پہلے احکام میں غلطی کی تھی اور ان کی اصلاح کے لیے دوسری شریعت بھیجی گئی بس جو مصلحت نسخ شرائع میں ہوتی ہے بالکل وہی کوئی مصلحت بداء میں ہوتی ہے بداء کی بہت سی مثالیں قرآن میں موجود ہیں جیسے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کر کے بعد چالیس رات کرنا، قوم یونس پر عذاب کا فیصلہ کر کے پھر عذاب نہ لانا، ذبح اسمٰعیل کو خواب میں دکھا کر پھر بچا لینا وغیرہ۔ بداء کی مکمل بحث ہمارے رسالہ "مسئلہ بداء و عصمت انبیاء" میں دیکھو۔

باب بست و پنجم (۲۵)

سات چیزوں کے بغیر آسمان و زمین میں کچھ پیدا نہیں ہوسکتا

(باب)

في أنّه لا يكون شيء في السّماء والأرض إلّا بسبعة

۱۔ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد بن خالد، عن أبيه؛ ومحمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد بن عيسى؛ عن الحسين بن سعيد ومحمّد بن خالد جميعاً عن فضالة بن أيّوب، عن محمّد بن عمارة، عن حريز بن عبد الله وعبد الله بن مسكان جميعاً، عن أبي عبد الله عليه السلام أنّه قال: لا يكون شيء في الأرض ولا في السّماء إلّا بهذه الخصال السّبع: بمشيئة وإرادة وقدر وقضاء وإذن وكتاب وأجل، فمن زعم أنّه يقدر على نقض واحدة فقد كفر.

ورواه عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن محمّد بن حفص، عن محمّد بن عمارة، عن حريز بن عبد الله وابن مسكان مثله.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، آسمان و زمین میں کوئی شے بغیر ان سات خصلتوں کے ہو